سوال

(346) قبل از رخصتی طلاق دینا

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

ایک آدمی کا کسی لڑکی سے صرف نکاح ہوا۔ اس نے قبل از رخصتی اسے طلاق دے دی۔ تحریر میں یہ بھی لکھا کہ آئندہ ہمارا آپ سے اور تمہارا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اب وہ صلح کرنا چاہتے ہیں جبکہ طلاق پر چھ ماہ گزر چکے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

واضح رہے کہ میاں بیوی کے ازدواجی تعلقات ختم ہونے پر صرف دو صورتیں ایسی ہیں کہ عام حالات میں وہ دوبارہ اکٹھے نہیں ہوسکتے ہیں۔

(الف) اگر خاوند زندگی میں وقفہ وقفہ بعد تین طلاقیں دے ڈالے۔ ایسی صورت میں مطلقہ عورت سابقہ خاوند کے لئے حرام ہوجاتی ہے، البتہ تحلیل شرعی کے بعد اکٹھا ہونے کی گنجائش ہے۔ (مروجہ حلالہ سے مراد نہیں کیونکہ یہ باعث لعنت ہے)

(ب) لعان کے بعد میاں بیوی کے درمیان جو جدائی عمل میں آتی ہے اس کی وجہ سے وہ آئندہ اکٹھے نہیں ہوسکتے۔ کسی صورت میں ان کا باہمی نکاح نہیں ہوسکتا۔ ان دو صورتوں کے علاوہ اور کوئی ایسی صورت نہیں ہے کہ وہ دائرہ اسلام میں رہتے ہوئے ازدواجی تعلقات ختم ہونے پر میاں بیوی کا آپس میں نکاح نہ ہوسکتا ہو۔ صورت مسؤلہ میں چونکہ نکاح کے بعد قبل از رخصتی طلاق ہوئی ہے، لہٰذا ایسی صورت میں عدت وغیرہ نہیں ہوتی طلاق ملتے ہی نکاح ختم ہوجاتا ہے۔ آئندہ جب بھی حالات سازگار ہوجائیں تو شرعی نکاح کرنے کے بعد میاں بیوی کے طور پر زندگی گزارنے میں شرعاً قباحت نہیں ہے۔ اس نئے نکاح کے لئے چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے:

1۔ عورت کی رضامندی۔ 2۔ سرپرست کی اجازت۔

3۔ حق مہر کا تعین۔ 4۔ گواہوں کی موجودگی۔

واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب آیت نمبر ۴۹ میں اس قسم کی طلاق کا ذکر فرمایا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:359